بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ:

# 15: سلف کی طرف نسبت اور لقب سلفیت اختیار کرنے کا جواز

کن سلفیاً علی الجادۃ الشیخ الامام العلامہ عبدالسلام بن سالم السحیمی حفظہ اللہ کے اس مختصر اور پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے۔آج کی نشست میں ایک نئے باب سے درس کا آغاز کرتے ہیں، شیخ صاحب فرماتے ہیں" جواز الإنتساب إلى السلف والتّلقب بالسلفية"(سلف کی طرف نسبت اور لقب سلفیت اختیار کرنے کا جواز)۔یعنی آج کے درس میں ہم یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ اپنے آپ کو سلفی کہنے کا کیا حکم ہے،اس لقب کا کیا حکم ہے (سلفیت اور سلفی کہنے کا کیا حکم ہے)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں" جواز"جواز سے کیا مراد ہے؟یعنی شرعاً جائز ہے۔جب جائز کہا تو پھر یہ چار نہیں ہیں احکام شرعیہ پانچ ہیں،واجب، مستحب، حرام، مکروہ، جائز۔

جب جائز کہا تو مطلب ہے کہ واجب نہیں ہے، مستحب بھی نہیں ہے، حرام بھی نہیں ہے،اور مکروہ بھی نہیں ہے جائز ہے، لیکن ایک جو بنیادی بات ہے جو پہلے گزر چکی ہے اور بار بار بیان کر چکے ہیں وہ یہ ہے کہ منہج سلف کی اتباع کرنے کا کیا حکم ہے وہ واجب ہے التّلقب بالسلفية جائز ہے۔ منہج پر قائم رہنا، منہج کو اپنانا واجب ہے فرض ہے، دلیل:

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا﴾ (النساء:115)۔

وجوب کہاں سے لیا ہم نے ؟﴿وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ مومنوں کے راستے کے علاوہ کوئی اور راستہ اختیار کیا تو اس کے لیے عذاب جہنم کی سزا کی وعید بیان کی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ جہنم کی وعید کی سزا کیا کسی جائز چیز کو چھوڑنے کے لیے بیان فرماتے ہیں یا کسی واجب کو چھوڑنے کے لیے بیان فرماتے ہیں؟ واجب کو چھوڑنے کے لیے۔تو منہج سلف کی اتباع کرنا اپنانا واجب ہے اور شرعاً اس کی دلیل یہ ہے۔

اپنے آپ کو سلفی کہنا التّلقب بالسلفية جائز ہے(ایک غلط فہمی کا ازالہ آخر میں مجھے بتانا یاد دلانا مجھے)جب جائز ہے پھر جھگڑا کیا ہے ہمارا؟جب جائز ہے اپنے آپ کو سلفی کہنا تو پھر جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں ہمارا اُن سے کیا جھگڑا ہے؟یہ ساری کی ساری اتنی کتابیں پڑھنا اور منہج سلف کو بار بار بیان کرنا اور پھر آخر میں خلاصہ یہ نکلا ہے کہ جائز ہے جو مستحب بھی نہیں ہے تو جائز اگر جواز کے لیے اتنی بڑی جنگ ہے پھر بے وقوفی ہے کہ نہیں؟تو یہ ایک غلط فہمی ہے درس کے آخر میں اگر وقت ملا تو اس کا جواب دیں گے ان شاءاللہ۔

آیئے دیکھتے ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں"من المعروف"(یہ بات معروف ہے اور واضح ہے)"أن الدعوة إلى اتباع السلف"(کہ دعوت سلف کی اتباع کی طرف)"أو الدعوة إلى السلفية"(یا سلفیت کی طرف دعوت) "إنما هي دعوة إلى الإسلام الحق"(صرف اور صرف دعوت ہے اسلام حق کی)۔

دعوت سلفیت کی طرف اتباع منہج السلف یا سلف کی اتباع کی طرف جو دعوت ہے حقیقتاً یہ دعوت کیا ہے؟ "دعوة إلى الإسلام الحق"حق اسلام کی طرف دعوت ہے کیونکہ حق اسلام یہی ہے باقی جو بھی اسلام آپ کو نظر آرہا ہے اس میں ملاوٹ ہے، کہیں نہ کہیں پر کسی نہ کسی صورت میں کسی نہ کسی بنیاد پر وجہ پر یا وجوہات پر کوئی چیز شریعت کے اندر داخل کر دی گئی ہے یا کسی چیز کو کم کر دیا گیا ہے۔جو دین کامل ہے جو دین اسلام ہے جو دین حق ہے وہ برابر ہے الدعوۃ السلفیۃ یا اتباع سلف۔

"وإلى السنة المحضة"(اور محض سنت کی طرف دعوت ہے)"ودعوة إلى العودة إلى الإسلام"،اور یہ دعوت ہے الدعوۃ السلفیۃ اگر کوئی پوچھے کیا ہے تو یہ جو پہلی دو تین سطریں ہیں یہ یاد کر لیں نوٹ کر لیں اور ساتھ میں حاشیے میں لکھ دیں کہ دعوت السلفیۃ کیا ہے یہ اُس کا جواب ہے۔کوئی پوچھے نا کہ آپ کی دعوت کیا ہے ؟ہماری دعوت یہ ہے۔دعوۃ السلفیۃ کیا ہے ؟دعوۃ السلفیۃ یہ ہے"ودعوة إلى العودة إلى الإسلام"(یہ دعوت ہے اسلام کی طرف واپسی کی)"كما أُنزل على النبي صلى الله عليه وسلم"(اُس اسلام کی طرف واپسی کی دعوت ہے جیسا کہ اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسلام نازل ہوا)۔یعنی وحی نازل ہوئی اسے کہتے ہیں الشرع المنزل جسے میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں۔"وتلقاه عنه أصحابه الكرام رضوان الله تعالي عليهم"(اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وحی کو پہنچایا ہے سمجھایا ہے صحابہ کرام کو براہ راست اور صحابہ کرام نے تلقی کیا ہے براہ راست لیا ہے)۔کیا چیز لی ہے ؟اسی پیور(pure)واضح صاف اور پاک اسلام کو جس میں کوئی ملاوٹ نہیں ہے ذرّہ برابر بھی نہیں ہے۔

"فلا شك"(اس میں کوئی شک وشبہ نہیں)"أن هذه الدعوة"(کہ یہ دعوت(یعنی الدعوۃ السلفیۃ))"دعوة حق"(یہ حق دعوت ہے)"والإنتساب إليها حق"(اور اس کی طرف نسبت بھی حق ہے)"وقد كان لأئمة الإسلام من أهل السنة"(اہل سنت میں سے آئمہ اسلام (یعنی جو امام تھے اپنے زمانے کے سنت کے اہل سنت والجماعت کے علماء اور امام تھے اُن کا اُثر تھا))"وقد كان لأئمة الإسلام من أهل السنة الأثر الكبير في الدعوة إلى السنة"(اُن کا بہت زیادہ اُثر تھا کہ لوگوں کو دعوت دیتے سنت کی طرف واپس لوٹنے کی)"والعودة إلى طريقة السلف ومنهجهم"(دعوت سنت کی طرف اور واپسی (کس چیز کی طرف ہے کہ واپس لوٹو؟) سلف کے راستے کی طرف اور ان کے منہج کی طرف)"والإقتداء بهم"(اور ان کی اقتداء کی طرف

دعوت ہے)۔ آئمہ اسلام کی یہی دعوت رہی ہے اہل سنت والجماعت میں سے اور بہت زیادہ ان کا اُثر تھا بہت بڑا اُثر تھا پوری دنیا میں۔ ''ومن هؤلاء الأئمة''(ان اماموں میں سے)''إمام أهل السنة والجماعة''(اہل سنت والجماعت کے امام الإمام أحمد ابن حنبل)۔

جب کہا جائے امام السنۃ ، امام اہل السنۃ مطلقاً تو کون مراد ہے ؟امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (سبحان اللہ)۔ بعض لوگوں کے لیے کتنے خوبصورت القاب ہیں جن سے وہ معروف ہو جاتے ہیں، امام اہل السنۃ کہا تو صرف ایک ہی اپنے زمانے کے بلکہ اس زمانے سے لے کر آج تک بھی جب مطلقاً کہا جائے امام اہل السنۃ تو ایک ہی شخص کا نام ذہن میں آتا ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف بڑا انعام اور احسان ہے کہ جس نے سنت کے لیے اور اس دین حق کے لیے قربانیاں دی ہیں موت سے بھی نہیں ڈرے۔ دروس وتدریس سے روکے گئے، کوڑے مارے گئے بار بار کوڑے مارے گئے، تہمتیں لگائی گئیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور اس علم کی برکت سے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے بعد شامخ پہاڑوں کی طرح ثابت قدمی اللہ تعالیٰ کی طرف سے میسر ہوئی اور اس عظیم فتنے میں ذرّہ برابر بھی اُن کے قدم نہ ڈگمگائے۔

اور جو جتنا دین کے لیے قربانیاں دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو ضائع نہیں کرتا بات اخلاص کی ہے، جتنا آپ اخلاص نیت کے ساتھ اس دین کی کوئی خدمت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے عمل ضائع نہیں کرتا ورنہ دنیا میں کتنے لوگ ہیں جو دین کا کام کرتے ہیں لیکن اس امامت کی حد تک اور اس علم کی اس طریقے سے نشرو اشاعت سب کی ہوتی ہے کیا؟ سبحان اللہ، ﴿ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ﴾ (الحدید:21)۔

ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں بھی اس علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے (آمین یا ربّ العالمین)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں ”إمام أهل السنة والجماعة الإمام أحمد بن حنبل والإمام أبو بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة والإمام أبو بكر محمد بن الحسين الآجري ، والإمام أبو عبد الله بن بطة العُكبري والإمام أبو القاسم إسماعيل بن محمد الأصبهاني رحمة الله عليهم أجمعين، ثم شيخ الإسلام ابن تيمية وتلميذه الإمام ابن القيم ثم شيخ الإسلام محمد بن عبد الوهاب رحمة الله عليهم أجمعين وأئمة الدعوة من بعده“۔

اب یہ بڑے نام لینے کے بعد کہاں تک آئے ؟ الشیخ الامام محمد بن عبد الوہاب (رحمۃ اللہ علیہ) شیخ الاسلام ، کیونکہ انہوں نے امام ابن تیمیہ اور ابن القیم (رحمہما اللہ) کے علم کی نشرواشاعت کی۔ ابن تیمیہ کا علم کتابوں میں بند تھا محفوظ تھا کئی صدیوں تک مخالفین نے اور اکثر مخالفین تھے ابن تیمیہ کے زمانے سے لے کر شیخ محمد بن عبد الوہاب کے زمانے تک۔ یہ سات صدیاں تقریباً یا چھ صدیوں کا جو زمانہ ہے یا روافض تھے یا صوفی تھے الغرض مخالفین ہی تھے اہل بدعت ہی تھے وہ چھائے ہوئے تھے تو امام شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے تلمیذ محترم ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ ”عن السلفية أجمعين وآئمة الدين أجمعين“ کہ ان کے علم کو باہر نکالا ہے اور اس کی نشرواشاعت کی ہے شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں ”وأئمة الدعوة من بعده“ (اور آئمۃ الدعوۃ ان کے بعد میں) ”مما أدى إلى ظهور اتجاه سلفي على مر التاريخ“ (جس سے ایک اتجاہ سلفی تاریخ میں اس کی ابتداء ہوئی) ”يستقي أسس دينه وعقيدته من كتاب الله“۔

یعنی یہ سلفی رُخ جو ہے اتجاہ پہلے سے موجود تھا لیکن ظاہر کب ہوا؟ بہت ساری صدیوں میں دبا ہوا تھا لوگوں میں معروف نہیں تھا اہل بدعت کا ظہور تھا اور اہل سنت کا علم دبا ہوا تھا، سلفیت اور یہ جو اتجاہ سلفی ہے یہ ظاہر نہیں تھا۔ جب شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب اور ائمۃ الدعوۃ (رحمۃ اللہ علیہم أجمعین) انہوں نے

اہتمام کیا ہے آئمۃ الدعوۃ کون ہیں؟ شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے ہیں پوتے ہیں اور ان کے جو شاگرد ہیں ان کو کہتے ہیں ائمۃ الدعوۃ السلفیۃ، اُنہوں نے اس علم کو پھر اپنایا ہے علم حاصل کیا ہے اس پر عمل کیا ہے اس کی دعوت دی ہے نشر و اشاعت کی ہے صبر کیا ہے یہاں تک امام صاحب کے پوتوں کو توپوں سے اڑایا گیا یعنی یوں باندھ دیا توپ سے اور توپ سے اڑا دیا ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے یعنی مخالفین نے اتنا تک بھی کیا اس دعوت کو دبانے کی کوشش کی قتل کرنے کی کوشش کی لیکن (سبحان اللہ) اللہ تعالیٰ کا نور کیا پھونکوں سے کبھی بجھتا ہے؟!

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ تاریخ میں ایک جو سلفی رُخ اور اتجاہ سلفی تھا وہ ظاہر ہوا "يستقي أسس دينه وعقيدته" (جو اپنے دین اور عقیدے کی بنیادیں لیتا ہے)۔ سیر اب کہاں سے ہوتا ہے؟ "من كتاب الله" (اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید سے) "وسنة رسوله صلى الله عليه وسلم" (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے) "وسيرة السلف الصالح من الصحابة والتابعين" (اور سلف صالحین کی سیرت سے صحابہ کرام اور تابعین میں سے) "والتابعين لهم من أهل القرون الثلاثة المشهود لها بالخيرية" (اور تین بہترین زمانے کے لوگ جو ان کی اتباع کرنے والے ہیں، تین بہترین زمانے کے لوگ جن کی گواہی دی گئی خیریت کی)۔

گواہی کس نے دی؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي" (لوگوں میں سے بہترین لوگ بہترین زمانہ میرے زمانے کے لوگ ہیں "ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ")۔

"ويقاوم كل تيار بدعي يخرج عن هذه الأسس" (اور ایک ایسا رخ اور اتجاہ سلفیت کا ظاہر ہوا جو قائم ہے جس کا عقیدہ سیر اب ہوتا ہے اور عقیدے کے اصول اور بنیادیں قرآن مجید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور صحابہ کرام اور سلف صالحین کی سیرت پر قائم ہے بہترین تین زمانے کے لوگ اور جب ظاہر ہوا تو پھر ہر اس تیار کو یا ہر اس راستے کو یا ہر اس بدعی طریقے کے خلاف مقاوم کی رزسٹ (resist) کیا جو ان

بنیادوں سے خارج ہوا)۔ کون سی بنیادیں؟ کتاب اللہ، سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ اور سلف صالحین کی سیرت۔

"إذا عرف ذلك"((شیخ صاحب فرماتے ہیں) جب یہ ہم نے سمجھ لیا)"فنعود إلی العنوان"(اب آئیں عنوان کی طرف)۔ عنوان کیا ہے؟"وهو جواز الإنتساب إلى السلف والتلقب بالسلفية"(سلف کی طرف نسبت کا جواز اور لقب سلفیت کو اختیار کرنے کا جواز)۔

پہلے یہ جو تمہید شیخ صاحب نے باندھی ہے کیا باندھی ہے؟ تاکہ کسی کو یہ خدشہ نہ ہو کہ التلقب بالسلفیۃ اور اتباع دونوں ایک چیزیں ہیں۔ اتباع کے وجوب کی بات بار بار ہو گئی ہے کیونکہ بعض لوگوں کو یہ خدشہ ہوا ہے جب شیخ صاحب نے یہ لکھا ہے یہاں پر اور جب اس کی شرح بھی کر رہے تھے تو بعض لوگوں نے یہ سوال کیا تھا شیخ صاحب (حفظہ اللہ) سے کہ شیخ صاحب ایک طرف آپ کہتے ہیں واجب ہے پھر آپ کہتے ہیں کہ جائز ہے ہم تو کنفیوژ (confuse) ہو گئے ہیں؟!

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) کہتے ہیں کہ اتباع منہج السلف تو واجب ہے اس پر کس نے کوئی دوسری بات کی ہے وہ تو بالکل واضح ہے لیکن اپنے آپ کو سلفی کہنا یہ لقب جو ہے اس کی بات ہو رہی ہے اس ٹائٹل الگ سے لقب سلفی کی بات ہو رہی ہے۔ کوئی شخص اپنے آپ کو سلفی کہنا چاہتا ہے، کوئی شخص اہل حدیث کہنا چاہتا ہے کوئی اثری کہنا چاہتا ہے کیا واجب ہے کہ سب سلفی ہی کہیں یہ بات ہو رہی ہے (بات سمجھ میں آ رہی ہے کہ نہیں؟) لیکن نمایاں ہونا، التمییز واجب ہے (نمایاں ہونا واجب ہے الگ ہے وہ)۔ اہل بدعت سے علیحدگی اختیار کرنا نام کے اعتبار سے بھی کام، عمل کے اعتبار سے تو ویسے بھی معروف ہے لیکن ٹائٹل کے اعتبار سے لقب کے اعتبار سے بھی جب کہتے ہیں کہ ہم سب مسلم ہیں تو پھر تمیز کہاں پر ہوا سب ایک جیسے تو ہو گئے نا،

اہل سنت اہل بدعت سارے ایک جیسے ہو گئے۔ ہم نمایاں کیسے ہوں گے اہل بدعت سے؟ جب تک کہ ہمارا اپنا بھی کوئی ٹائٹل نہ ہو۔

وہ ٹائٹل کیا ہے؟ جو چھ پہلے گزر گئے ہیں ان میں سے کوئی بھی آپ لے سکتے ہیں۔ کیا چھ تھے؟

1۔ اہل سنۃ والجماعۃ

2۔اہل الحدیث

3۔ اہل الأثر

4۔الطائفۃ المنصورۃ

5۔ الفرقۃ الناجیۃ

6۔ السلفیۃ

یہ چھ ہیں یاد رکھیں، اب ان چھ سے تمیز ہوتا ہے اور اپنی پہچان ہوتی ہے۔

اب ان میں سے کون سا لینا ہے کوئی شخص کہتا ہے کہ میں سلفی اپنے آپ کو کہنا چاہتا ہوں کیا وہ کہتا ہے کہ واجب ہے یہی لقب لے لو؟ نہیں واجب نہیں ہے لقب لینا لیکن منہج کی اتباع واجب ہے اور تمیز بھی واجب ہے۔

میں اہل حدیث ہوں، میں سلفی ہوں، میں أثری ہوں کیا مشکل ہے؟! لیکن میں مسلمان ہوں، ادھر رافضی بیٹھا ہو گا وہ کہتا ہے میں بھی مسلمان ہوں، ادھر بریلوی بیٹھا ہے وہ کہتا ہے میں بھی مسلمان ہوں، ادھر قادیانی ہے وہ کہتا ہے میں بھی مسلمان ہوں تو میں بھی تو مسلمان ہوں سب برابر ہو گئے کہ نہیں؟

اب جواز کے دلائل شیخ صاحب (حفظہ اللہ) بیان کر رہے ہیں کہ اب کس نے کہا ہے جائز ہے آیئے دیکھتے ہیں:

"یقول شیخ الإسلام ابن تیمیة رحمة الله علیه لا عیب" (کوئی عیب نہیں) "علی من أظهر مذهب السلف" (جس نے مذہب سلف کو ظاہر کیا)۔ ظاہر کیسے ہو گا بغیر لقب کے ظاہر ہو سکتا ہے؟ ایک تو آپ عمل سے ظاہر کرتے ہیں وہ تو معروف ہے اور ظاہر ہونے کا دوسرا طریقہ کیا ہے؟ لقب سے "التلقب"۔ ظاہر میں دو

چیزیں ہیں ، ایک کام سے عمل سے ظاہر کرنا دوسرا نام کا ظاہر بھی تو ہوتا ہے کہ نہیں؟ جب کام کے ظاہر کرنے والے ہیں عمل کرنے والے ہیں تو پھر اپنا نام اور لقب اختیار کرنے میں کیا حرج ہے؟!''لا عیب'' (کوئی عیب نہیں ہے)۔ کیا واجب ہے؟ لا یجوز ہے یا لا یجب ہے یحرم ہے کیا فرمایا شیخ صاحب نے؟ کوئی عیب نہیں یعنی جائز ہے (اللہ اکبر)۔''لا عیب علی من أظھر مذھب السلف وانتسب إلیه''(سلف کی طرف نسبت کی)''واعتزی إلیه بل یجب قبول ذلك منه''(بلکہ واجب ہے کہ اسے قبول کیا جائے (تلقب جائز ہے سننے والے پر واجب ہے کہ قبول کرے))۔

جب دلائل کی روشنی میں بات بیان کی جارہی ہے وہ کوئی اپنے آپ کو (نعوذ باللہ) کسی بدعتی کی طرف نسبت نہیں کررہا نہ کسی اہل کفر کی طرف نسبت کررہا ہے، وہ نسبت کررہا ہے سلفیت کی طرف جو کہ شرعاً ثابت ہے جیسا کہ دلائل پہلے گزر چکے ہیں۔

''بل یجب قبول ذلك منه'' یہاں پر ایک لفظ سقط ہو گیا ہے پہلے بھی میں نے بیان کیا ہے''بلاتفاق''اصل نسخے میں میں نے دیکھا ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا مجموع الفتاویٰ، جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 149 میں اس میں میں نے خود دیکھا ہے خود یہ لفظ ہے بلاتفاق، اور یہ بہت اہم لفظ ہے جو سقط ہو گیا ہے بعض اوقات پرنٹنگ میں غلطی ہوتی ہے اور اتنی بڑی غلطی ہو جاتی ہے (سبحان اللہ)۔ بلاتفاق ہے منہ کے بعد''بل یجب قبول ذلك منه بلاتفاق''۔''فإن مذھب السلف لا یکون إلا حقاً''(بے شک مذہب سلف حق کے سوا کچھ بھی نہیں)۔

بلاتفاق سے کیا مراد ہے؟ یعنی اجماع ہے۔ پہلے بھی میں بیان کر چکا تھا کہ اپنے آپ کو سلفی کہنے کے دلائل میں سے اجماع بھی دلیل ہے اور کس نے نقل کیا ہے اجماع؟ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے ان الفاظوں میں۔

"وقال السمعاني في الأنساب"، جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 273 میں، "السلفي بفتح السين"، (بعض سلفی کہتے ہیں سلفی غلط ہے، "سا" فتح کے ساتھ سین کے اوپر زبر ہے "سَلَفی" اور لام کے اوپر بھی زبر ہے "سَلَفی") "بفتح السين واللام" ((سین اور لام کے اوپر کیا ہے) زبر ہے)۔سِلفی غلط ہے سَلفی غلط ہے سَلِفی غلط ہے صحیح کیا ہے؟ سَلَفی۔ "وفي آخرها الفاء" (آخر میں فاء ہے) "هذه النسبة إلى السلف وانتحال مذاهبهم على ما سمعت منهم" (یہ نسبت سلف کی طرف ہے اور ان کے مذہب کو اپنانا جیسا کہ میں نے سنا ہے ان سے)۔

"وقال ابن الأثير عقب كلام السمعاني السابق" (ابن أثیر کہتے ہیں اس جملے کے بعد جو سمعانی نے بیان کیا ہے) "وعُرف به جماعة" (اور اہل سنت والجماعت میں سے ایک جماعت اس لقب سے پہچانی گئی)۔ کون سے لقب سے؟ "السلفی"۔ کہ فلان بن فلان السلفی، فلان بن فلان السلفی۔

"وأطلق شيخ الإسلام ابن تيمية لقب السلفية في بعض مصنفاته" (شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی بعض مصنفات میں بعض تحریروں میں بعض کتابوں میں اس لقب کو بھی بیان کیا ہے) "على أولئك الذين قالوا بقول السلف في الفوقية" (خاص طور پر ان لوگوں کے لیے ان علماء کے لیے جن لوگوں نے سلف کے قول کو اپنایا ہے اللہ تعالیٰ کی بلندی کی صفت کے تعلق سے)۔

"الفوقية" (فوق یعنی بلند، اوپر)۔ اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ عرش پر مستوی ہے "كما يليق بجلاله سبحانه وتعالیٰ" جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے۔ تو جس نے اس فوقیت کو ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے اللہ تعالیٰ بلندیوں پر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "قال فلان بن فلان السلفی، فلان بن فلان السلفی"۔

"وقال الذهبي رحمه الله" (امام ذہبی رحمہ اللہ) "في السير" (سیر أعلام النبلاء میں فرماتے ہیں جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 380 میں) "فالذي يحتاج إليه الحافظ" (جس چیز کی حافظ کو ضرورت ہوتی ہے)۔ حافظ کسے کہتے

ہیں اور حافظ کو کیا ضرورت ہوتی ہے؟"أن يكون تقياً"(کہ اسے سب سے پہلے متقی ہونا چاہیے)"ذكياً" (یعنی ہوشیار، تیز دماغ، clever)۔"..." سے کیا مراد ہے؟اور بھی صفات بیان کی ہیں۔اور آخر میں کیا کہا ہے؟"سلفياً"((سبحان اللہ)۔

یعنی حافظ کو چاہیے جو حفاظ (یعنی علماء)، حافظ سے صرف قرآن کا حافظ مراد نہیں ہے آج کل حافظ کا مطلب قرآن کا حافظ ہے، نہیں! اُس زمانے میں حافظ سے مراد عالم ہوتے تھے جو علماء تھے حفاظ الحدیث۔ قرآن مجید کے ساتھ حدیث کے حفاظ بھی تھے اور حدیث بھی ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں، حافظ اس وقت نہیں کہتے تھے جب تک کہ کم سے کم ایک لاکھ حدیث نہ آتی ہو(یعنی جس کو دو چار، بیس تیس ہزار آتیں تو حافظ نہیں ہوتا تھا)۔ توالحفاظ جب حفاظ ہو گئے، متقی بھی ہے پرہیز گار بھی ہے اور سمجھ دار بھی ہے ہوشیار بھی ہے، سلفی بھی ہے(سبحان اللہ)"سلفياً")۔

یعنی اس نے یہ ساری خوبیاں کیسے کب پائی ہیں؟ جب اس نے اتباع کی ہے مذہب سلف کی ان کے راستے کو اپنایا ہے اور سلفی بھی معروف ہوا ہے، اس کے نام کے ساتھ سلفی کا یہ لقب جو ہے ساتھ لگا دیا گیا ہے۔

"وقال رحمه الله في السير"(اور سیر أعلام النبلاء میں امام ذہبی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں جلد نمبر 16 صفحہ نمبر 457 میں)"عن الدار قطني رحمه الله"(جب امام دار قطنی رحمۃاللہ علیہ کی سیرت بیان فرمائی)۔ سبحان اللہ سنیں ذرا"لم يدخل الرجل أبدا في علم الكلام"(امام دار قطنی رحمۃاللہ علیہ کبھی بھی علم کلام میں داخل نہیں ہوئے"أبداً")۔

علم الکلام اُس زمانے میں ایسے تھا جیسا کہ کوئی اچھوت بیماری ہو جیسا آج کل کرونا وائرس (Corona virus) ہے یا ایبولا وائرس (Ebola virus) ہے (نعوذ باللہ) تو اس زمانے میں علم الکلام ایسا ہی تھا جو اس میں مبتلا ہوتا تھا تو لوگ اس سے بالکل بائیکاٹ کر لیتے تھے اور اس سے آگاہ بھی کرتے تھے قرنٹیین

(Quarantine)میں ہو جاتے تھے ایسے لوگ ،جیسے آج کل اینٹی وائرس (antivirus) سے قرنٹیین (Quarantine)ہوجاتا ہے۔

امام الدار قطنی رحمۃاللہ علیہ حفاظ الحدیث تھے اور ان کے حافظے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اتنا خوبصورت اور مضبوط حافظہ تھا کہ ان کو آخری وقت تک بھی یعنی لاکھوں احادیث یاد تھیں حافظ تھے (سبحان اللہ)، ورنہ ساٹھ سال کے بعد آہستہ آہستہ میموری(memory)کمزور ہو جاتی ہے لیکن امام الدار قطنی رحمۃاللہ علیہ (سبحان اللہ)یعنی جو اپنے دل و دماغ میں احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "قال الله وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم" کا مسلسل اہتمام کرتے رہے زندگی اسی پر قائم رہی۔تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص انعام اور احسان ہوتا ہے ایسے لوگوں پر کہ ان کا حافظہ بھی مضبوط رہتا ہے۔

بڑھاپے کی وجہ سے ذہنی کمزوریاں ہو جاتی ہیں اکثر لوگ الزائمر(Alzheimer)اور اس طریقے سے جو دوسری ڈزیزز(Diseases) ہوتی ہیں ان میں مبتلا ہو جاتے ہیں، یہ دیکھیں جو حافظ قرآن اور حفاظ الحدیث ہوں (سبحان اللہ) وہ ایسی بیماریوں سے ہمیشہ محفوظ ہوتے ہیں آخری وقت تک بھی۔

"لم يدخل الرجل أبدا في علم الكلام ولا الجدال"(نہ علم الکلام میں کبھی داخل ہوئے تھے نہ جدال میں (فضول کے بحث و مباحثے سے بالکل دور تھے کبھی داخل نہیں ہوئے))"ولا خاض في ذلك"(اور نہ ان میں کبھی پڑے)"بل كان سلفيا"(بلکہ وہ سلفی تھے)۔

الدار قطنی سلفی تھے(رحمۃاللہ علیہ)کون کہہ رہے ہیں؟ کوئی یہ نہ کہے میں کہہ رہا ہوں یا شیخ بن باز کہہ رہے ہیں یا یہ وہابیوں کا فتنہ ہے، یہ امام ذہبی (رحمہا اللہ) فرما رہے ہیں۔

"قلت"(اب شیخ صاحب اپنی بات کر رہے ہیں (کون ؟ شیخ عبد السلام السحیمی حفظہ اللہ جو اس رسالے کے مصنف ہیں))"وفي عصرنا الحاضر"(ہمارے زمانے میں)"أطلق هذه النسبة وهذا اللقب علماء أفاضل"

(اس نسبت اور اس لقب کا اطلاق کیا أفاضل علماء نے)"عرفوا بالتمسك بالسنة"(" عرفوا" پہچانے گئے ایسے علماء جو ہیں" بالتمسك"" مضبوطی سے تھامے رکھنا)۔ کس چیز کو؟" بالسنة والذب عنها"(سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنے میں معروف اور مشہور تھے اور سنت کا دفاع کرنے میں بھی(" الذب عنها" دفاع کرنے میں بھی) معروف اور مشہور تھے))"كالشيخ عبد الرحمن المعلمي رحمه الله"(شیخ عبدالرحمٰن معلمی رحمہ اللہ کی چند مثالیں شیخ صاحب حفظہ اللہ بیان کررہے ہیں)۔ شیخ عبدالرحمٰن معلمی رحمہ اللہ علیہ کی وفات 1386 ہجری میں ہوئی۔" في كتابه القائد إلى تصحيح العقائد"(ان کی معروف کتاب ہے القائد إلى تصحيح العقائد، انہوں نے اس لفظ کو بار بار بیان کیا ہے)" والشيخ الإمام العالم القدوة عبد العزيز بن عبد الله بن باز رحمه الله في رسالته ،تنبيهات هامة على ما كتبه محمد علي الصابوني في صفات الله عز وجل"(شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک معروف رسالہ ہے جو پرنٹ بھی ہو چکا ہے مارکیٹ میں موجود ہے" تنبيهات هامة على ما كتبه محمد علي الصابوني في صفات الله عز وجل" محمد علی الصابونی نے تفسیر لکھی ہے قرآن مجید کی اِس میں جب اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا ذکر ہوا قرآن مجید کی تفسیر میں انہوں نے تاویل سے لیا ہے(کیونکہ أشعری تھے اور انہوں نے اپنی أشعریت کو وہاں پر بالکل واضح طور پر بیان کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کی تاویل کی ہے))۔ جیسے آپ جانتے ہیں کہ أشاعرہ جو ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے اسماء کا اقرار کرتے ہیں اور صفات میں سے صرف سات صفات کا اقرار کرتے ہیں باقی سب کی نفی کرتے ہیں، تو محمد علی الصابونی نے بھی یہی کام کیا ہے کہ جہاں پر اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر ہوا قرآن مجید کی آیات میں تو انہوں نے ان سب صفات کی تاویل کرکے انکار کردیا سوائے ان سات صفات کے جن کو وہ مانتے ہیں۔

تو شیخ صاحب نے(شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ) ایک رسالہ لکھا" تنبيهات هامة"(ایک اہم تنبیہات)" على ما كتبه"(جو کچھ لکھا ہے)" محمد علي الصابوني"(محمد علی الصابونی نے)" في صفات الله عز وجل"(اللہ تعالیٰ کی

صفات کے تعلق سے (جل شانہ))۔یعنی اس کتاب میں شیخ صاحب نے بار بار اس لفظ کا اس لقب کا ذکر کیا ہے سلفی، سلفی، سلفی، جب علماء کے اقوال بیان کیے ہیں سلف میں سے تو پھر اس لقب کو بھی بیان فرمایا ہے۔

"وقد سئل الشيخ عبد العزيز رحمه الله هذا السؤال"(اب شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ سے یہ سوال کیا گیا)"ما تقول فيمن تسمى بالسلفي والأثري هل هي تزكية ؟"(اس شخص کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں جو اپنا نام یا اپنا لقب سلفی یا اثری رکھتا ہے کیا یہ تزکیہ ہے ؟)۔

کیونکہ بعض علماء اعتراض کرتے ہیں جب کوئی کہتا ہے کہ میں سلفی ہوں یا میں اثری ہوں تو یہ اپنا تزکیہ کر رہا ہے کہ میرے جیسا کوئی نہیں دیکھو میں سلف کی اتباع کرنے والا ہوں میں اثر کی اتباع کرنے والا ہوں تو اس میں کیا تزکیہ نہیں ہوتا اور حقیقتاً اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے﴿فَلَا تُزَكُّوٓا أَنفُسَكُمْ﴾ (النجم:32) (اپنا تزکیہ اپنی زبان سے مت کرو اپنی تعریف اپنی زبان سے مت کرو)۔کیونکہ ایسے لفظ میں ایسے لقب میں اپنی تعریف کا خدشہ بھی ہوتا ہے نا کہ یوں بھی لگتا ہے کوئی شخص اپنی تعریف کر رہا ہے یار میں اہل حدیث ہوں۔یعنی کیا ہے؟ میں حدیث پر باعمل ہوں۔کیا یہ تزکیہ ہے اپنے نفس کا؟

دیکھیں شیخ صاحب فرماتے ہیں"فأجاب رحمه الله، إذا كان صادقاً"(یہ شرط ہے، إذا شرطیہ ہے کہ اگر وہ سچا ہے)"أنه أثري أو سلفي لا بأس"((سبحان اللہ) اگر وہ سچا ہے کہ وہ اثری ہے یعنی آثار کی پیروی کرنے والا ہے)۔"متبع الآثار" قرآن، صحیح حدیث اور فہم السلف اور اقوال سلف اور سیرت السلف پر قائم ہے اور اُسی سے پہچانا جاتا ہے سچا ہے دعویٰ کرنے والا نہیں ہے کیونکہ دعوے کرنے والے بہت ہیں امت میں اگر وہ سچا ہے کہ وہ اثری ہے یا سلفی ہے"لا بأس"(کوئی حرج نہیں ہے)"مثل ما كان السلف يقولون"(جیسے کہ سلف کہا کرتے تھے)"فلان سلفي، فلان أثري"(سلف بھی کہتے تھے کہ فلان سلفی ہے فلان اثری ہے)"تزكية لابد منها"(ایسے تزکیے کی سخت ضرورت ہے ایسا تزکیہ لازم ہے (اگر تزکیہ بھی ہے تو پھر لازم ہے ایسا تزکیہ

))"تزكية واجبة"(اور واجب بھی ہے)"انتهي كلام رحمه الله"۔اور یہ شیخ صاحب نے جس سوال کا جواب دیا ہے ایک لیکچر تھا شیخ صاحب کا طائف میں انہوں نے دیا(رحمۃاللہ علیہ) لیکچر کا عنوان ہے "حق المسلم"( مسلمانوں کے حقوق)۔

"والشيخ العالم العلامة محمد ناصر الدين الألباني رحمه الله"(یعنی شیخ البانی رحمۃاللہ علیہ نے بھی سلفی کے اس لقب کا ذکر کیا ہے)"في كتابه "مختصر العلو""(امام ذہبی کی مختصر العلو کی تحقیق شیخ البانی(رحمہااللہ) نے کی ہے اور اس کتاب میں انہوں نے اس لقب کو زیادہ بیان فرمایا ہے(السلفی کے لقب کو))"ومقدمته لشرح العقيدة الطحاوية وكتابه التوسل"(ان تین کتابوں میں مختصر العلو، عقیدۃ الطحاویۃ کی شرح کا مقدمہ جو شیخ البانی نے لکھا ہے(رحمۃاللہ علیہ) جو ہم پڑھ بھی رہے ہیں اور التوسل جو اُن کی تصنیف ہے ان تینوں کتابوں میں شیخ صاحب نے اس لقب کو(لقب سلفی کو) بار بار بیان فرمایا ہے)۔

"والشيخ العلامة صالح بن فوزان الفوزان حفظه الله"(شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ)"كما في الأجوبة المفيدة"(ان کی تصنیف ہے الأجوبۃ المفیدۃ صفحہ نمبر 103 میں ان سے سوال کیا گیا)"سئل ما هي السلفية؟ وهل يجب سلوك منهجها والتمسك بها؟"(سلفیت کیا ہے؟اور کیا یہ واجب ہے کہ سلفی منہج کا راستہ اختیار کیا جائے اس کو مضبوطی سے تھاما جائے؟)"فقال"(شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں)"السلفية هي السير على منهج السلف"((سلفیت کا معنی کیا ہے) چلنا ہے منہج سلف پر سلف کے راستے پر)۔کون ہیں سلف؟"من الصحابة والتابعين"(صحابہ کرام میں سے اور تابعین میں سے)"والقرون المفضلة"(اور جو بہترین زمانے ہیں) ۔کون سے بہترین زمانے ہیں؟ تین بہترین زمانے ہیں"خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ" تین بہترین زمانے جن کی گواہی، جن کی خیریت اور افضیلت کی گواہی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود دی ہے۔کس چیز میں پیروی کرتے ہیں سلف کی ان تین بہترین زمانے کے لوگوں کی

؟ ''فی العقیدۃ والفہم والسلوک'' (ان تین چیزوں میں ، عقیدے میں فہم (سمجھ) میں اور سلوک میں،اخلاقیات میں،آداب میں اوران کے راستے میں)''ویجب علی المسلم سلوک ھذا المنہج''(اور مسلمان پرواجب ہے کہ وہ اس منہج کواختیار کرے)۔

''ومن ھؤلاء أیضا''(اوران علماء میں سے الشیخ الفاضل علی بن ناصر فقیہی بھی شامل ہیں)''فی کتابہ''(ان کی کتاب)''الفتح المبین بالرد علی نقد عبد اللہ الغماري لکتاب الأربعین''(کتاب أربعین کی نقد لکھی عبداللہ الغماری نےاور شیخ علی بن ناصر فقیہی نےان کا رد کیاہے الفتح المبین کے نام سے)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں''فھؤلاء الأفاضل من أھل العلم وغیرھم لم یروا بأسا في إطلاق لقب سلفي أو السلفیۃ أو السلفیین''(ان أفاضل علماءاہل علم میں سے ان میں کسی نے بھی کوئی بھی بأس یا کوئی بھی حرج نہیں دیکھا کہ لقب سلفی کااطلاق کرنا کوئی سلفی کہے یاالسلفیۃ یا السلفیین)۔

ایک چیز یہاں پر دیکھیں جب رد کی بات آتی ہے شیخ بن باز رحمۃاللہ علیہ نے رد کیا ہے محمد علی الصابونی کااسماء و صفات میں جب غلطیاں کی ہیں انہوں نےاور شیخ علی بن ناصر فقیہی نے رد کیا ہے عبداللہ الغماری کا کتاب کے ٹائٹل میں مخالف کا نام لکھا ہوا ہے یہ اندر نہیں لکھا ہوا۔یعنی کتاب کاجو ٹائٹل ہے یہاں پر باہر لکھا ہوتا ہے نا،یہ مخالف کا نام یہاں پر لکھا ہے اس کتاب میں جس کتاب کا ذکر میں نے کیا ہے عجب بات ہے کہ ان کو کسی نے پکڑا بھی نہیں اور کہا کہ اچھا کیا ہے! جب شیخ ربیع حفظہ اللہ کسی کا رد کرتے ہیں اور وہ بھی کتاب کے اوپر ٹائٹل میں نہیں ہوتااندر کسی صفحے میں لکھا ہوتا ہے توان کو پکڑا جاتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ بڑا جرم ہے بڑامجرم ہے شیخ ربیع بڑا جرم کیا ہے!

کیوں ہمارے ترازو کیوں مختلف ہیں؟!جب ایک شخص سے غلطی ہو رہی ہے عقیدے میں منہج میں غلطی ہو رہی ہے اور علماء ہمیشہ رد کرتے آئے ہیں یہی منہج السلف ہے توجو بڑے نام تھے نا جن کو وہ انگلی سے بھی

اشارہ نہیں کر سکتے ہیں وہاں پر تو کچھ نہ کر سکے اب شیخ ربیع حفظہ اللہ کو بہت سے لوگ نہیں جانتے تھے آج سے بیس تیس سال پہلے ان کی دعوت بھی نئی تھی لوگوں کے نزدیک تو پھر ایسے لوگوں نے جو مخالفین تھے سخت مخالفین تھے انگلیاں کھڑی کرنا شروع کیں اور کہا دیکھیں کیا ان کو ردود کے سوا تو انہیں کچھ آتا ہی نہیں ہے یہ تو ردہی کرتے رہتے ہیں؟! اگر یہ شیخ صاحب کی آپ کتابیں دیکھیں ان کے لیکچرز دیکھیں یعنی میرا خیال ہے کوئی موضوع نہیں ہے انہوں نے جس کے تعلق سے بات نہ کی ہو۔ طہارت کے مسائل، نماز کے مسائل، حج کے مسائل ان کے فتاویٰ ہیں حج میں فتاویٰ ہیں اور کتابیں بھی پرنٹ ہو چکی ہیں لیکچرز محفوظ ہیں سی ڈیز میں اور کیسٹس میں بھی موجود ہیں لیکن عجب بات یہ ہے کہ لوگوں کو صرف ردود نظر آتے ہیں اور وہ بھی مجھے ایک شخص دکھا دیں جن کا رد کیا شیخ صاحب نے جو اہل سنت میں سے ہیں اور شیخ صاحب نے ان سے زیادتی کی ناانصافی کی!

میں یہ نہیں کہتا شیخ صاحب حفظہ اللہ معصوم ہیں، شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ بھی معصوم نہیں تھے، نہ شیخ علی ناصر فقیہی معصوم ہیں اور نہ ہی شیخ ربیع (حفظہما اللہ) معصوم ہیں ہمارے اماموں میں سے علماء میں سے کوئی معصوم نہیں ہے، عصمت صرف انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی ہے وہ معصوم ہیں خطاء سے ان کے سوا غلطی کا امکان سب سے ہوتا ہے لیکن کیا شیخ ربیع حفظہ اللہ نے کسی بھی علماء سلف میں سے یا ان کے متبعین خلف میں سے جو موجودہ علماء ہیں یا جو گزر چکے ہیں موجودہ زمانے میں یا ان سے قریب زمانے میں یا ان سے پہلے کسی بھی سلفی عالم اہل حدیث عالم کا رد کیا ہے ایک کا نام بتا دیں؟ غلطی کا امکان اپنی جگہ پر ہے غلطی ثابت تو کریں ناہم بھی تو کہیں اور واللہ ہم سب سے پہلے کہنے والے ہوں گے کہ شیخ صاحب سے غلطی ہوئی ہے لیکن محض تہمتیں لگانا!

اہل بدعت کا رد اہل علم میں سے سب کرتے آئے ہیں علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے کیے ہیں نام لے کر کیے ہیں، شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ ابھی بھی کر رہے ہیں لیکن وہاں تک کوئی کلام نہیں کرتا وہاں پر سکوت اختیار کرتے ہیں ان کو پتہ ہے یہاں پر کلام کریں گے تو اپنی خیر نہیں ہے لیکن شیخ ربیع حفظہ اللہ پر تہمتیں لگ گئیں اور جو اہل باطل ہیں خاص طور پر جو قطبی ہیں انہوں نے اس کو عام بھی کیا ہے اور جاہل لوگ بے چارے جو نہیں سمجھتے مدخلی کا نام سن کر پریشان ہو جاتے ہیں کہ پتہ نہیں کوئی نیا لقب ہے کوئی نیا ٹائٹل ہے جیسے وہابی سے لوگ ڈرتے تھے کسی زمانے میں اور جتنا ڈرتے تھے اتنا ہی ماشاءاللہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ لقب لوگوں میں عام ہوا اور وہابیت کہتے کہتے اب خود وہابی بن گئے (سبحان اللہ)، اب لوگ مدخلی کہتے کہتے ڈرتے ہیں ان شاءاللہ عنقریب یہ لوگ بھی خود مدخلی بن جائیں گے۔

واپس آتے ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں" وأن المقصود بذلك"(اور اس سے مقصود یہ ہے)" هو من سار على منهاج السلف وطريقتهم"۔ جب ہم یہ کہتے ہیں سلفی ہے یہ سلفی ہے یا سلفیین، جب کوئی حرج نہیں دیکھا ان علماء نے اور مقتدمین میں سے متاخرین میں سے سب نے یہ کہا کہ کوئی حرج نہیں ہے تو مقصد کیا ہے؟ مقصد یہ ہے دوبارہ سے شیخ صاحب نے مقدمے میں بھی بیان فرمایا ہے اب آخر میں بھی یہ چیز بیان فرما رہے ہیں، فرماتے ہیں" هو من سار على منهاج السلف وطريقتهم"((سلفی، السلفیۃ یا سلفیین کون ہیں) یہ وہ ہیں جو منہج سلف پر اور ان کے راستے پر قائم ہیں ان کے طریقے پر قائم ہیں اور ہمیشہ چلتے رہے ہیں)" وقد عد بعض الكتاب المحدثين ممن كتب في المذاهب الإسلامية السلفيين اتباعا لمن سبقهم من الأئمة طائفة مميزة عرفت بهذا الإسم"(اور بعض نئے جو کاتب ہیں لکھنے والے ہیں انہوں نے جب مذاہب اسلامیہ کی بات کی ہے مذہب اسلام میں کتنے مذاہب ہیں (جب حنفی کہتے ہیں، مالکی، شافعی) انہوں نے پھر سلفی بھی بیچ میں شامل کر دیا کہ سلفیین بھی ہیں" اتباعا لمن سبقهم من الأئمة" یہ وہ سلفی ہیں جو اُن سے پہلے گزرنے والے آئمہ کی اتباع کرنے والے ہیں) کہتے ہیں" طائفة مميزة عرفت بهذا الإسم"(ایک معروف طائفہ جو اس نام سے اس

لقب سے معروف ہوا)”کمحمد أبي زهرة ، ومصطفى الشكعة ، ومحمد بن سعيد البوطي وغيرهم وعدوها طائفة مميزة عرفت بهذا الإسم“(توان علماء کے ساتھ بھی سلفی کا لقب بیان کیا گیا)”وقد أشاروا إلى التطور التاريخي لمسيرة هذه الطائفة“(اور یہ جو طائفہ یہ جو گروہ ہے سلفیت کا گروہ جو اس پر قائم ہے تاریخ میں تطور اور آہستہ آہستہ اس میں مزید بہتری ہوتی گئی)۔

”وأنها امتداد لمدرسة أحمد بن حنبل“(اور یہ بھی لوگوں نے لکھا ہے اور جو معروف ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی ٹیچنگز(teachings)جو اُن کا اسکول ہے یا جو مدرسہ ہے اس کا امتداد ہے اس کی کنٹِنیویشن(continuation)ہے )۔یعنی کوئی نئی چیز نہیں ہے نئے لوگ نہیں ہیں، اس زمانے سے لے کر جو وہ تعلیمات تھیں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں (بہترین زمانوں میں) وہی تعلیمات اسی زمانے سے لے کر آج تک جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم سلفی ہیں یا سلفیت پر قائم ہیں یا اس منہج پر قائم ہیں وہی اسی اسکول (مدرسہ) جو امام احمد بن حنبل کا تھا سلفیت کا تھا اس پر قائم ہیں۔”تجددت على عهد ابن تيمية“(جس کی تجدید ہوئی ابن تیمیہ کے زمانے میں)”والإمام محمد بن عبد الوهاب“(اور امام محمد بن عبد الوہاب کے زمانے میں بھی تجدید ہوئی سلفیت کی)”وزعموا أن السلفيين هم الذين أطلقوا على أنفسهم هذا اللقب“(اور انہوں نے یہ کہا یہ دعویٰ کیا کہ جو سلفیین ہیں انہوں نے اپنے اوپر یہ لقب خود ہی بیان کیا یا اطلاق کیا)۔

”ومنهم من يعد المذهب السلفي مرحلة زمنية لا مذهب أسلامي“(اور بعض کتّاب نے لکھنے والوں نے اپنی کتابوں میں جو تاریخ لکھتے ہیں یا جو سیر تیں لکھتے ہیں ان میں سے بعض لوگوں نے جن میں)”کالدکتور محمد سعيد رمضان البوطي“(انہوں نے یہ لکھا ہے کہ مذہب السلفی جو ہے یہ ایک ٹائم پیریڈ(period time)

ہے ''مرحلة زمنية'' وقت ہے)''لا مذهب أسلامي'' (کوئی مذہب اسلامی نہیں ہے)۔ایک وقت تھا مذہب سلف اُس میں موجود تھا پھر وقت ختم ہو گیا اب وہ امتداد ہے وہ continuation ہے اس زمانے کی۔

''وسواء'' (شیخ صاحب اب فرماتے ہیں) ''صح أن دعاة العودة إلى مذهب السلف هم الذين أطلقوا على أنفسهم هذا اللقب أم أطلقه عليهم غيرهم'' (چاہے بات صحیح ہو یا غلط ہو یعنی کہ اپنے آپ کو سلف کا لقب انہوں نے خود دیا یا کسی اور نے دیا ہے جو اپنے آپ کو سلفی کہتے ہیں (ایک قسم کے لوگ جو لکھنے والے ہیں رائٹرز ہیں اُنہوں نے کہا ہے کہ اِنہوں نے خود اپنے آپ کو سلفی کہا ہے یہ لقب پہلے موجود نہیں تھا نیا لقب ہے انہوں نے ایجاد کیا ہے چاہے ان کی بات صحیح ہو یا درست ہو))۔

بعض رائٹرز کہتے ہیں کہ انہوں نے خود رکھا ہے اور دوسرے رائٹرز کہتے ہیں کہ نہیں یہ لقب پہلے سے موجود تھا مخالفین نے ان کو یہ لقب دیا ہے۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ چاہے یہ لقب ان کی اپنی طرف سے ایجاد کردہ ہو یا مخالفین یا دوسروں کی طرف سے یہ لقب دیا گیا ہو، ''ثم عرفوا به'' (پھر یہ اس لقب سے پہچانے گئے)''فإنه لم يعرف من الأئمة المتقدمين من أهل السنة أو من تبعهم على منهجهم إلى عصرنا الحاضر من أنكر عليهم ذلك أو اعترض على إطلاق هذا اللقب عليهم'' (چاہے جو بھی صورت ہو اس نام، اس لقب، اس ٹائٹل کی تو آئمہ متقدمین میں سے اہل سنت میں سے جو گزر چکے ہیں اور ان کی اتباع کرنے والے ان کے منہج پر جو قائم رہے ہیں ہمارے زمانے تک ان میں سے کوئی ابھی ایسا ایک شخص بھی نہیں تھا جس نے انکار کیا ہو یا اعتراض کیا ہو کہ ایسا لقب یا ایسے نام کا اطلاق کرنا جائز نہیں ہے)''وأقل ما يقال في جواز التلقب بذلك'' (اور جو کم سے کم یہ کہا جا سکتا ہے کہ اپنے آپ کو سلفی کہنا جائز ہے)''والنتساب إليه'' (اور نسبت بھی جائز ہے)''أنه اصطلح'' (کہ یہ اصطلاح ہے)''ولا مشاحة في الإصطلاح'' (اور اصطلاح میں کوئی بھی قباحت نہیں ہے کوئی مشکل نہیں ہے)۔ایک اصطلاح ہے آپ سلفی کہنا چاہتے ہیں، آپ اہل حدیث کہنا چاہتے ہیں، آپ اَثری کہنا چاہتے ہیں کوئی فرق نہیں ہے۔''ثم أن

العبرة هي الحقائق و المعاني ، وليست بالالفاظ"(اور جو حقیقت ہے عبرت ہے وہ حقائق اور معنی کی بنیاد پر ہوتی ہے"وليست بالالفاظ" الفاظوں پر نہیں)۔

یعنی ناموں کے بدلنے سے حقیقت نہیں بدلا کرتی تو اصل چیز حقیقت ہی ہوتی ہے، جب حقیقت موجود ہے منہج السلف کی اتباع موجود ہے توحید اور سنت کے راستے کو اختیار کیا گیا ہے قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قائم ہیں، فہم سلف الصالح بھی نمایاں ہے تو ایسے لوگ جو ہیں اپنے آپ کو سلفی کہیں اپنے آپ کو أثری کہیں اپنے آپ کو اہل حدیث کہیں کچھ بھی کہیں تو نام کو بدلنے سے حقیقت تو نہیں بدلی نا۔ نام بھی حق ہے کہ نہیں؟ نام بھی حق ہیں اور یہ جو ان کا منہج ہے وہ حق ہے تو اصل جو عبرت ہے وہ حقائق اور معنی کی ہے صرف لفظوں کی نہیں ہے۔

"وقد تقدم من المعاني ما يدل على أن المقصود بذلك"(اور یہ جو معنی بیان کیے گئے ہیں (اس ٹائٹل کا معنی کیا ہے) یہی ہے جو بار بار بیان کیا گیا ہے جس میں یہ مقصود ہے جس پر دلالت کرتا ہے یہ لفظ یہ ٹائٹل) "هو من سار على منهج السلف الصالح"(جو منہج سلف الصالح پر چلنے والا ہے اور قائم ہے) "واتبع طريقتهم"(اور ان کے راستے کی اتباع کرنے والا ہے) "فلا يكون هناك أدنى فرق بين التسمى بالسلفية او بأهل السنة كما تقدم" (پھر اس طریقے سے کوئی بھی فرق باقی نہیں رہتا کہ کوئی اپنے آپ کو سلفی کہے یا اہل سنت یا سنّی کہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے)۔ واللہ أعلم

غلط فہمی کیا تھی؟ کہ جب اپنے آپ کو سلفی کہنا جائز ہے تو پھر جھگڑا کس چیز کا ہے پھر مسلمان کہنا بھی جائز تو ہے نا! شیخ صاحب کی مراد یہ نہیں ہے شیخ صاحب کی مراد یہ ہے کہ منہج السلف کی اتباع واجب ہے، اپنے آپ کو اہل بدعت سے نمایاں کرنا بھی تمیز کرنا بھی واجب ہے اور جو چھ القاب بیان کیے جا چکے ہیں پچھلے دروس میں جو شیخ صاحب نے بیان کیے ہیں "أہل سنت والجماعۃ، أہل الحدیث، أہل الأثر، الطائفۃ المنصورۃ،

الفرقۃ الناجیۃ اور السلفیون ''یہ چھ نام جو ہیں یہ چھ القاب جو ہیں یہ تمیز ہیں تمیز اِن میں سے ہوتا ہے کسی ایک میں سے بھی ہو جاتا ہے۔ تمیز کے لیے یہ واجب ہے لیکن ان میں سے کوئی ایک لقب اختیار کرنا جیسا کہ لقب ہے السلفی یا السلفیون، ایک کو اختیار کرنا یہ جائز ہے (بات واضح ہے)۔

اب اپنے آپ کو مسلمان کہنا کافی ہے ؟ نہیں، مسلمان کہنا کافی نہیں ہے کیونکہ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے آپ کو مسلمان کہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ (الحج:78) (اُس نے تمہیں مسلمان فرمایا ہے)۔ اللہ تعالیٰ نے یہ لقب یہ ٹائٹل ہمیں دیا ہے، تو ہم کہتے ہیں کہ بالکل درست ہے کوئی شک اس میں نہیں ہے کہ جس وقت قرآن نازل ہوا مسلمان ہی تو تھے، نہیں! اُن میں سے کوئی بدعتی تھا؟ سب حق پر قائم تھے سب وحی پر قائم تھے۔ تعلیم دینے والے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تعلیم لینے والے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم اُجمعین) مسلمان ہی تو تھے سارے شریعت میں اس وحی میں کوئی ملاوٹ ہوئی؟ کچھ بھی نہیں۔ تو اسلام کے علاوہ کوئی اور ٹائٹل تھا؟ کچھ بھی نہیں تھا یہی ہونا چاہیے تھا۔

لیکن جب اسلام میں باہر سے کوئی چیز داخل کر دی جائے گی اور ملاوٹ کرنا لوگ شروع کریں گے اور آہستہ آہستہ فرقے بنیں گے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کے تہتّر فرقے بنیں گے سارے جہنم میں سوائے ایک فرقے کے۔ بہتّر فرقے جہنم میں جا رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہیں یعنی قرآن اور حدیث کی طرف لوٹنے والے ہیں ورنہ اُمتی پھر کیوں ہیں؟! صحابہ کرام نے عرض کی کون سا فرقہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' عَلَي مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي '' (جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں ('' جس پر میں '' قرآن اور حدیث ہے وحی ہے))۔

"وَأَصْحَابِي" کی قید کیوں لازمی ہے؟ کیونکہ قرآن اور حدیث کو صحیح سمجھنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ صحابہ کرام اور سلف صالحین کی سمجھ کے مطابق قرآن اور حدیث کو سمجھوگے تو فرقۃ الناجیۃ جو جہنم کی آگ سے بچنے والا فرقہ ہے جو اہل حدیث ہے اہل اثر ہے طائفۃ المنصورۃ ہے اور السّلفیون بھی ان کو جاتا ہے تو ان میں سے ہے، اور اگر وأصحابی کی قید نہیں ہے تو پھر بہتّر فرقوں میں جا کر ملنا لازم ہے۔ کیوں لازم ہے؟ کیونکہ جب آپ قرآن اور حدیث کو صحیح سمجھیں گے ہی نہیں تو پھر پاؤں پھسلے گا نہیں پھسلے گا؟ عقیدے میں خرابی ہو گی منہج میں خرابی ہو گی اور عبادات میں معاملات میں بدعات شامل ہوں گی کہ نہیں؟ شامل ہوں گی۔

توجب فرقے بنے اب سب سے پہلا فرقہ نکلا کون سا؟ خوارج کا نکلا ہے، پھر روافض نکلے پھر نواصب نکلے پھر اسی طریقے سے جہمی، پھر معتزلی (قدری بھی تھے اُن سے پہلے)، پھر کلابیہ ہیں، پھر کرامیہ ہیں، اشعری ہیں، ماتریدی ہیں، صوفی ہیں، بریلوی ہیں، دیوبندی ہیں آپ چلتے جائیں فرقے ہی فرقے بن گئے ہیں، پھر قادیانی الگ ہیں (وہ تو آؤٹ ہیں اسلام سے لیکن پھر بھی وہ الگ ہیں) اب سب کہتے ہیں میں مسلمان ہوں۔ سب کہتے ہیں کہ نہیں کہتے؟ جب سب کہتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں تو پھر جو حق پر قائم ہیں ان کی پہچان کیا ہے وہ بھی اس میں شامل ہو گئے کہ نہیں؟ ﴿هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ اُس وقت جب یہ فرقے نہیں تھے۔

آج خارجی کہہ دیں میں خارجی نہیں ہوں، رافضی کہہ دیں میں رافضی نہیں ہوں، جہمی کہہ دیں میں جہمی نہیں ہوں، معتزلی کہہ دیں میں معتزلی نہیں ہوں، صوفی کہہ دیں میں صوفی نہیں ہوں، ہم سلفی باقی بچیں گے سب مسلمان ہوں گے کہ نہیں؟! سب مسلمان ہو جائیں گے جیسا کہ صحابہ کرام تھے ویسے ہم ہو جائیں گے۔ آج ہم ویسے نہیں ہیں تو پھر نام کیسے ویسے رہ سکتا ہے محض دھوکا ہے کہ نہیں؟ عجب بات

دیکھیں کہ اتنا خوبصورت ٹائٹل ہے،، مسلمان ،، آج اگر کوئی کوئی شخص کہتا ہے تو دوسرے کو دھوکا ہو جاتا ہے وہ یہی سمجھتا ہے کہ یہ حق پر قائم ہے!

قادیانی کہتا ہے میں مسلمان ہوں اور جیسا کہ آپ نے دیکھا ہے کہ Louis Farrakhan اور اِن لوگوں نے امریکہ میں یعنی ملین اشخاص کی ایک جماعت لے کر سڑکوں پر چلے ہیں اور یہ کہا کہ ہم مسلمان ہیں۔

قادیانی مسلمان ہیں اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں! اور یہی یعنی جو بلیکس (Blacks) ہیں بے چارے امریکن انہوں نے اس کو حق کو سمجھ کر کلمہ پڑھنا شروع کر دیا اور وہ قادیانی بن گئے ہیں (اُن کی اکثریت)۔ وجہ کیا ہے؟ کیونکہ اُن کو یہیں سے پتہ چلا ہے کہ مسلمان تو یہی ہیں اسلام تو یہی ہے یہی دین حق ہے۔ جب وہاں پر کہا جاتا ہے کہ یہ قادیانی ہیں مسلمان نہیں ہیں تو پھر اُن کو بھی پھر پتہ چلتا ہے کہ یہ اسلام کی کوئی ملاوٹ کر کے دعوت دے رہے ہیں۔

تو آج جب ہم اپنے آپ کو سلفی کہتے ہیں اس لیے کہتے ہیں اور اس لیے کہنا لازمی ہے کہ ہم نمایاں ہو جاتے ہیں تمییز ہو جاتا ہے اہل بدعت سے ہم الگ ہو جاتے ہیں کہ بھئی ہم ان سے بَری ہیں ہم ان میں سے نہیں ہیں۔

ایک شخص علامہ البانی رحمۃاللہ علیہ کی طرف آئے اور وہ یہی نظریہ رکھتے تھے کہ مسلمان کہنا کافی ہے تو کہتے ہیں شیخ صاحب مسلمان کہنا چاہیے۔ شیخ صاحب (رحمۃاللہ علیہ) جواب دیتے ہیں کہ کون سا مسلمان سنّی یا شیعہ؟ کہتے ہیں نہیں سنّی۔ اچھا سنّی میں سے کون سا خارجی ہیں، جہمی ہیں، معتزلی ہیں، اَشعری ماتریدی ہیں؟ نہیں، سنّی میں سے وہ جو بدعتی نہیں ہیں (سبحان اللہ)۔

سنت کے دو اطلاقات ہیں، ایک وہ اطلاق ہے عام جو روافض کی ضد ہے روافض کے خلاف ہے یعنی سنّی کون ہے؟ جو رافضی نہیں ہے سنّی ہے کہ نہیں؟ جو شیعہ نہیں وہ سنّی ہے لیکن ان سُنیوں میں سے جو بدعتی موجود

ہیں وہ شامل ہیں کہ نہیں؟ تو پھر الگ سے نمایاں کرنا پڑے گا کہ میں وہ سنّی ہوں جو بدعتی نہیں ہوں۔ تو پھر سیدھا کہہ دیتا میں سلفی ہوں، سیدھا کہہ دیتا میں اہل حدیث ہوں اب یہی بات یہی کان یوں پکڑیں یا یوں پکڑنا کوئی فرق ہے؟

لیکن پھر آخر وہ بھی اقرار کر گیا اور مان گیا کہ واقعی اگر جب میں یہ کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں تو پھر اگلی وضاحت لازمی ہے کہ شیعہ نہیں ہوں، پھر تیسری وضاحت لازمی ہے کہ میں جہمی نہیں ہوں، معتزلی نہیں ہوں، اُشعری نہیں ہوں، ماتریدی نہیں ہوں، صوفی نہیں ہوں۔

تو اتنی لمبی لسٹ بیان کرنے کی کوئی ضرورت ہے؟ سیدھا کہہ دو بھئی میں اہل حدیث ہوں میں سلفی ہوں اگلا سوال کرے گا کوئی آپ سے؟ پہچان ہو گئی کہ نہیں ہو گئی؟ سبحان اللہ۔

اور آخر میں، بعض لوگ پھر بھی کہتے ہیں ''نہیں! مسلمان ہی کہو''۔

ٹھیک ہے بیٹی کا رشتہ آیا ہے (آتے ہیں بیٹیوں کے رشتے کہ نہیں آتے) کیا آپ یہ کہیں گے مسلمان کافی ہے یا پوچھیں گے کہ مسلمان ہو تو بھئی کون ہو؟ کیا شیعہ کے ہاتھ میں بیٹی کا رشتہ دو گے؟ کوئی بھی سنّی مسلمان یہ گوارا کرتا ہے کہ رافضی کو اپنی بیٹی کا رشتہ دے دے کوئی بھی مجھے بتا دے جتنے بھی ساتھی بیٹھے ہیں؟ سوال ہو گا یا نہیں کہ آپ کون سے مسلمان ہیں رافضی تو نہیں ہو نا صوفی بھی نہیں ہو بریلوی تو نہیں ہو جہمی تو نہیں ہو؟! اتنی لمبی لسٹ کی ضرورت ہے سیدھا جب وہ بتا دے گا کہ میں اہل حدیث ہوں بات ختم کہ نہیں واضح ہے کہ نہیں؟!

اگر یہاں پر پوچھنا لازم ہے (جب اپنے سر پر پڑتی ہے پھر لازم ہوتا ہے نا میری بیٹی کا مسئلہ ہے اب سر پر پڑی ہے اب تو پوچھنا لازم ہے اب تمیز بھی واجب ہو گیا ہے اور نمایاں ہونا بھی اہل بدعت سے واجب ہو گیا ہے کیونکہ اپنے سر پر پڑی ہے نا) جب امت کی بات آتی ہے تو وہاں پر نہیں وہاں پر سب مسلمان ہیں!

تو پھر اللہ کے لیے جیسا کہ ہمارا ذاتی مسئلہ مسئلہ ہوتا ہے امت کا مسئلہ اس سے بھی بڑھ کر مسئلہ ہوتا ہے۔ آج لوگ، ہمارے جوان بچے دھوکا کھا رہے ہیں کہ فلان قاری ہے، فلان قاری ہے (صرف قاری قاری)، اور ابو فلان ابو فلان قاری ہے، ہمارے بچوں کو دہشت گردی کا سبق دے کر فساد برپا کرتے ہوئے یہ جو بم بلاسٹ ہو رہے ہیں یہ جو خود کش حملے ہو رہے ہیں کون ہیں یہ ؟! اپنے سامنے کیوں نہیں آتے کیوں نہیں کہتے ہم سلفی ہیں کیوں نہیں کہتے ہم کون ہیں ؟! چھپ چھپ کر باتیں کرتے ہیں اور ہمارے بچوں کے برین واش کر دیتے ہیں یہاں تک کہ بے چارے سولہ سال سترہ سال بیس سال سے کم یا تھوڑا سا زیادہ عمر والے بچے جو ہیں وہ جنت کی خواہش میں خود کش حملہ کرتے ہیں جن میں شاید ایک کافر بھی نہیں مرتا بلکہ بوڑھے، بچے اور عورتیں بے چاری مر جاتی ہیں ایک بم بلاسٹ میں۔

جب ہماری امت میں اور معاشرے میں فساد اس طریقے سے آہستہ آہستہ پھیلتا جائے گا تب بھی وقت نہیں آیا کہ ہم اپنے آپ کو نمایاں کریں اور کہیں کہ ہم کون ہیں تا کہ بالکل ہمارا جو منہج ہے جو ہماری دعوت ہے لوگوں میں عام ہو اور صاف اور پاک ہو جس میں کوئی ملاوٹ نہیں ہے، کوئی ابو فلان نہیں ہے یا کوئی قاری نہیں ہے ؟!

ہمارا نام بھی بالکل واضح ہے، دعوت بالکل واضح ہے، ہمارا جو منہج ہے بالکل واضح ہے اور کوئی چیز کسی سے چھپی ہوئی نہیں ہے، یہ نہیں کہ ہم یہاں پر بات کچھ کرتے ہیں اور بند کمرے میں کوئی اور بات کرتے ہیں۔ جو بات ہوتی ہے ریکارڈنگ بھی ہوتی ہے اور سب پوری دنیا سنتی ہے، کوئی الگ سے بات نہیں ہے کوئی برین واشنگ نہیں ہے (الحمد للہ) یہ منہج السلف ہے یہ دعوۃ السلفیۃ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، منہج السلف کو سمجھنے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر اہل بدعت سے اور ہر شر سے محفوظ فرمائے (آمین)۔ واللہ أعلم

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (15: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔